میاں کو صرف اللہ میاں بچا سکتا ہے

تحریر: سہیل احمد لون

جرمنی کے سب سے بڑے اور امیر صوبے بائرن کے چوتھے بڑے شہر Regenburg کو صنعتی لحاظ سے بڑی اہمیت حاصل ہے۔ یہاں پر جرمنی کی معروف کار MBW کی فیکٹری ہے جو یومیہ 1350 کاریں بنا رہی ہے۔ اس کے علاوہ الیکٹریکل اور الیکٹرونکس کی مصنوعات بنانے والی کمپنی Siemens بھی اسی شہر میں ہے۔ اس کے علاوہ چینی بنانے کے فیکٹریوں اور دیگر کئی مصنوعات بنانے والی فیکٹریاں ہونے کے ساتھ یہاں پر دو سو سال سے بھی زیادہ قدیم تھیٹر بھی تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔ جرمنی کی دو بڑی سیاسی جماعتوں SPD اور CDU کا تقریباً ایک جیسا ہی ووٹ بینک ہے یہی وجہ ہے کہ یہاں پر چند ووٹوں کے فرق سے کوئی انتخابات جیتتا ہے۔ جرمنی میں چونکہ حقیقی جمہوریت ہے اور یہاں عام انتخابات کی طرح لوکل باڈی کے انتخابات تواتر سے ہونے کا رواج بھی عام ہے۔ ہر چھ سال بعد ہر شہر کا میئر چننے کے لیے بھی انتخابات ہوتے ہیں۔ 2014ء میں جرمنی کے دوسری بڑی سیاسی جماعت SPD کے Joachim Wolberg نے میئر کا انتخاب جیتا۔ گزشتہ دنوں انہیں جرمن پولیس نے اس الزام میں گرفتار کرلیا کہ انہوں نے تین مختلف Real Estate کمپنیوں سے اپنی سیاسی جماعت کیلئے پانچ لاکھ یورو چندہ لیا جو انہوں نے اپنی پارٹی کے فنڈز میں جمع کروادیا۔ پانچ لاکھ یورو کی رقم کوئی چندے یا تحفے میں کسی ایسے شخص کو دے جو کسی پبلک آفس میں عوامی نمائندہ ہو تو ایسی بات مہذب معاشروں میں بڑی شک کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے کیونکہ لاکھوں یورو کا تحفہ یا چندہ کوئی ایسے ہی نہیں دیتا۔ پولیس نے جب تفتیش کی تو منی ٹریل سامنے آ گئی جس کے بعد انہوں نے Real Estate کمپنیوں کے لوگوں کو بھی گرفتار کرلیا۔ جس کے بعد یہ معلوم پڑا کہ انہوں نے یہ کام کوئی پہلی بار نہیں کیا تھا بلکہ یوآخم وول برگ سے پہلے جو میئر 1996ء سے 2014ء تک اپنے فرائض سرانجام دیتا رہا تھا اسے بھی ایسے چندے دیئے گئے تھے۔ پرانے میئر Hans Schaidinger کو بھی پولیس نے شامل تفتیش کرلیا ہے اور ان کے اٹھارہ سالہ دور کی منی ٹریل چیک کرنے کے بعد ان سے تا حال پوچھ گچھ جاری ہے۔ پبلک پراسیکیوٹر آفیسر نے اب تک تین ایسے بلڈرز پر تفتیش کا دائرہ کار بڑھا دیا ہے جن پر یہ شبہ کیا جا رہا ہے کہ انہوں نے اپنے پراجیکٹس کے لیے میئر سے خصوصی رعایت حاصل کی تھی۔ میئر پر نظم وضبط کے خلاف ورزی کرنے یعنی اتنی بڑی رقم عطیہ کی صورت میں قبول کرنے پر چھ ماہ سے ایک سال تک جیل ہوسکتی ہے۔ اگر یہ ثابت ہوگیا کہ انہوں نے تین پراجیکٹ میں ان بلڈرز کو خصوصی رعایت بھی دی ہے تو یہ بات کرپشن کے زمرے میں آئے گی جس کی سزا ایک سال سے دس سال جیل کی صورت میں ہوگی۔ اس کے علاوہ جرمانہ اور میئر شپ سے چھٹی کے ساتھ ساتھ باقی ماندہ زندگی میں سیاست کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کردیا جائے گا۔ Hans Schaidinger حکومتی جماعت CDU کا ایک سینئر سیاستدان ہے جو لگاتار تین بار میئر کے انتخابات جیتا اور Wolberg حزب اختلاف جماعت کا بندہ ہے۔ سابقہ میئر اور موجودہ میئر اس وقت زیر تفتیش ہیں اور ان کے اثاثوں کو چیک بھی کیا جا رہا

ہے اور منی ٹریل سے ان بندوں سے بھی پوچھ گچھ کی جا رہی ہے جنہوں نے بھاری رقوم چندے کی مد میں دیے۔ تمام افراد اپنے کیے گئے افعال کے خود جوابدہ ہیں اس معاملے میں ان کے درباری تو در کنار ان کے گھر والے بھی ان کا دفاع کرتے یا ان کے حق میں بولتے نظر نہیں آئے۔ سابقہ میئر یا حالیہ میئر نے پیسہ لیکر اپنی جیبوں میں نہیں ڈالا بلکہ اپنی سیاسی جماعتوں کے کھاتے میں جمع کروایا تھا اس کے باوجود وہ زیر عتاب آ گئے ہیں۔ جرمنی میں قانون اور انصاف کی بالا دستی ہے ہٹلر کے دیس میں کئی بار عدالتیں اتنی سخت سزا دیتی ہیں تا کہ دوسرے لوگوں کے لیے عبرت کا نشان بنے۔ جیسے چند برس قبل ایک کم عمر ترک نژاد جرمن کسی انتہاء پسند گروپ کے ساتھ پایا گیا تو اس کے ماں باپ کو بھی لڑکے کے ساتھ ترکی ڈیپورٹ کر دیا گیا۔ ماں باپ کو اس لیے سزا دی کہ انہوں نے حکام کو یہ کیوں نہ بتایا کہ بچہ کسی مشکوک سرگرمیوں میں مبتلا ہے۔ اس کی تشہیر بھی اس لیے زیادہ کروائی گئی تا کہ وہاں بسنے والے باقی والدین اپنے بچوں میں کوئی غیر معمولی تبدیلی دیکھیں تو متعلقہ اداروں کو خبر کریں۔ برطانیہ کے 2015ء کی انتخابی مہم کے دوران لبرل ڈیموکریٹس پارٹی کے Ibrahim Taguri ممبر آف پارلیمنٹ کے امیدوار کو اس لیے پارٹی کی ٹکٹ اور سیاسی میدان سے ہاتھ دھونا پڑے کیونکہ ان پر بھی پارٹی کے لیے £9100 کا چیک لینے کا الزام تھا۔ ساڑھے سات ہزار سے زیادہ Donation لینے کی صورت میں الیکشن کمیشن کو با قاعدہ بتانا پڑتا ہے دراصل وہ کوئی انڈر کور صحافی تھا جس نے اپنے کزن کے ذریعے ابراہیم تاگوری کو ٹریپ کیا۔ اس نے ایک لاکھ پاؤنڈ مزید دینے کا وعدہ بھی کیا جس کو اس نے خفیہ کیمرے سے ریکارڈ بھی کیا۔ حالانکہ ابراہیم تاگوری کا اپنی سیاسی جماعت میں ایک خاص مقام تھا مگر اس کے اس فعل پر کسی نے اس کا دفاع کرنے کی غیر اخلاقی حرکت یا جرات کرنے کا مظاہرہ نہیں کیا۔ ہمارے ملک میں آجکل پانامہ کا ہنگامہ ہے سپریم کورٹ میں درباریوں کی بارات اپنا ''مقدس'' فریضہ انجام دینے با قاعدگی سے آتے ہیں اور ہر کوئی اپنی بساط کے مطابق میاں کا وفادار ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ عدالت عظمٰی میں اب تک وہ منی ٹریل تو نہیں دکھا سکے مگر عدالت کے باہر ''وفاداری'' کا ٹریلر ضرور دکھاتے ہیں۔

Regensburg کے میئر کو اس بات کی اتنی سزا نہیں ملے گی کہ اس نے پانچ لاکھ کا چندہ یا عطیہ قبول کر کے اپنی سیاسی جماعت کے کھاتے میں ڈال دیا۔ اس کو اس بات کی سزا زیادہ ملے گی اس نے تحفے میں یا چندے کی صورت میں پیسے لیکر بلڈرز کو کیا فائدہ پہنچایا۔ کوئی بھی کسی کو بغیر غرض کے بڑی رقوم چندے یا تحائف کی مد میں نہیں دیتا۔ اس کا اپنا بھی کوئی مفاد ضرور ہوتا ہے اگر یہی فارمولہ قطری شہزادے کے تحفے اور عطیے پر اپلائی کیا جائے تو سب سے بڑا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ میاں اینڈ فیملی نے قطری شہزادے کو کیا فائدے پہنچائے؟ کن مراعات اور رعایتوں سے نوازہ گیا؟ کیا وہ ملکی مفادات کے متضاد یا متصادم تو نہیں؟ منی ٹریل تو ملی نہیں اگر اس بات کا جواب تلاش کر لیا جائے تو ہو سکتا ہے پاکستانی قوم اور پاکستان کا بھلا ہو جائے لیکن شاید اس کا ابھی وقت نہیں آیا یا پھر اس بار میاں اور اُس کے کاسہ لیسوں کے مدمقابل کوئی فرد، تنظیم یا ادارہ نہیں بلکہ تقدیر کا مالک خود کھڑا ہو گیا ہے۔ پانامہ لیکس کا فیصلہ جو بھی عدالت دے یہ اُس کا اختیار ہے لیکن روزانہ کی بنیاد پر ہونے والی سماعت بالکل ایسے ہی ہے کہ کسی چور کا منہ کالا کر کے روزانہ بیچ چوراہے کہ بیٹھا دیا جائے اور اُسے روزانہ اپنے چور ہونے کی سزا بھگتی پڑے۔ پاکستان کی واقعی اللہ حفاظت کر رہا ہے ورنہ جو جو کچھ نکل رہا ہے اگر ایسا امریکہ یا برطانیہ میں ہوتا تو کب کا ریاست اپنا وجود کھو چکی ہوتی۔ اس بار ایک ہی دیگ پکتی دکھائی دے رہی ہے میاں نواز شریف پر تو کرپشن جب ثابت ہو گی دیکھا جائے گا

لیکن ایک بات تو ثابت ہے کہ دورانِ سماعتِ مقدمہ کرپشن کا تحفظ کرنے والوں کی ذہنیت اور کردار کیا ہو سکتا ہے اب اس کا اندازہ کرنا مشکل نہیں رہا۔ میاں نواز شریف کو صرف اللہ میاں بچا سکتا ہے اور اللہ کرپٹ لوگوں کو کیوں بچائے گا؟

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

sohailloun@gmail.com

31-01-2017